

## کتاب: چهل حدیث اربعین پہلا حصہ

<"xml encoding="UTF-8?>

کتاب: چهل حدیث اربعین پہلا حصہ ✖

(زیارت اربعین کاظریقہ ، زائر کی خصوصیات اور زیارت کی فضیلت )

تحریر: جواد محدثی

ترجمہ: یوسف حسین عاقل

مقدمہ

قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَفِظَ مِنْ أُمْتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مَمَّا يُحْتَاجُونَ إِلَيْهِ فِي أَمْرِ دِينِهِمْ، بَعْثَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَيِّهَا عَالَمًا» (بخار الأنوار، ج ۲، ص ۱۵۶، ح ۱۰)

میری امت میں سے جس نے چالیس احادیث حفظ کر لیں جو اس کے دینی امور کی ضرورت ہو، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقیہ اور عالم کی شکل میں مبعوث فرمائے گا۔

«زائرینی زیارت کرنے والے»، جو بھی ہو، زیارت جب بھی انجام پائے، قبر یا اور مزارات جہاں کہیں بھی ہو، جس سر زمین پر بھی ہو،

یہ انسان کے اندر روحانیت اور معنویت کی نشوونما کا مرکز ہے نیز انسانوں میں الہی اقدار کو مضبوط کرنے کا ایک میدان رزم ہے۔

چاہے وہ «خانہ خدا یعنی بیت اللہ» کی زیارت ہو،

یا خواہ وہ روضہ و مرقد «رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم»، کی زیارت ہو، یا اولیاء دین اور بزرگان دین کی قبور اور «جنت البقیع» میں مدفون مظلوموں کی قبروں کی زیارت ہو، جنگ احمد کے شہداء کا مدرسہ کا مکان ہو یا مکہ کے قبرستان ابوطالب میں آرام کی نیند سونے والوں کی قبروں کی زیارت ہو، یا پوری دنیا کے مختلف شہروں اور زیارت گاہوں دور و نزدیک میں مدفون حضرات کے قبور کی زیارت ہو!

یہ سب انسان کے قلب و روح کو روشن کرنے اور امید بخشنے کے واسطے ہیں، یہاں تک کہ مؤمنین اور صالحین کی قبروں کی زیارت بھی انسان کو آخرت کی یاد اور صلاح و اچھے امور اور کمال حسنہ کی یاد دہانی اور دلوں میں یادِ الہی کو بیدار کرتی ہے۔

اسلامی اور مذہبی مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں پر جانا لوگوں کے پروردگار عالم کے نزدیک آنے کا سبب ہیں جہاں سے انسان «خضوع» اور «تسلیم» سکون و آرامش کی کیفیت پیدا کرتا ہے، یہ مقدس مقامات انسان کی روح کو پاکیزگی سے بھر دیتے ہیں، انسان کے قلب و دل کو خلوص، الفت و محبت اور عشقِ الہی کی امید سے بھر دیتے ہیں،

معصومین علیہم السلام کے مقدس مزارات پر حاضری، انسان کے لئے تزکیہ نفس اور روح کی پاکیزگی کے راہ میں پہلا قدم ہے۔ یہ آپس کی زیارت اور ملاقاتیں انسان کی «قرب معنوی» کا پیش خیمہ ہیں جس سے عظیم لوگوں اور کمال پرستوں کے ساتھ ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

لیکن ... کون سی زیارت؟

آگاہانہ و معرفت کے ساتھ؟ یا تقلیدی و ظاہری شکل کی زیارت؟!...

یاد رکھنا! زیارت فقط ایک تکراری عمل اور بے روح عمل کا نام نہیں ہے۔

زائر کو چاہیے کہ وہ فقط عالیشان عمارتوں اور ان کے در و دیوار، ظاہری شکل و صورت، روشنی، عظیم بالز، شیشے کی مانند ٹائلنگ، کاشی کاری اور شیشے کے کام کو دیکھنے سے وہ معصومین کی عظمت و معنویت اور روحانیت سے بے خبر اور غافل نہ ہو۔

زیارت گاہیں پاک و پاکیزہ ماحول فرایم کرتے ہیں اور لوگوں کو دیانت و صداقت اور کمال معنوی کی یاد دہانی، برائیوں، صفات رذائل سے دور رہنے اور اعمال حسنے، نیکیوں اور صفات حسنے میں اضافہ کا درس دیتے ہیں۔ ان نورانی قبروں اور مبارک قبروں کی برکتوں میں حاجیوں کا اتنا ہی حصہ ہوگا۔

جتنی مقدار میں میزان خداشناسی، معرفت خدا، پیغمبرشناسی، امام شناسی اور «معرفت ولیٰ معصوم و معرفتِ معصومین علیہم السلام» زیادہ ہوگی، اتنا ہی ان نورانی اور مبارک ضریح سے خوش نصیب زائرین کرام کے معنوی برکات میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا

زیارت ایک قسم کا "آئینہ" زائر جس کے سامنے حاضر ہو کر اپنی زیارت کو اس "میزان اور پیمانہ" پر پرکھتا ہے۔ زیارت اپنے آپ کو خصوصاً اپنے نفس کو ناپنے کی "کسوٹی" پر ڈالنا اور خدا کے مقرر کردہ حقیقی انسان کامل ائمہ طاہرین اور اولیاء الہی علیہم السلام جو اصلی ملاک و معیار آئیڈیل" اور "ماڈل" ہیں پس زائر کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ان شخصیات و ہستیوں اور حقیقی انسانِ کامل حضرات کے ساتھ موازنہ کرنا اور اپنے آپ کو ناپ کر ان کے راستوں پر چلنا اور عملی اقدام کرنا چاہیے۔

نیکیوں کے آئینے کے سامنے کھڑے ہونے سے انسان کو اپنی "خرابیاں" خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں اور کمال کے آئینے کے سامنے کھڑے ہونے سے سامنے اپنے "نقص و عیب اور صفات رذائل" ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ایک زائر، جب وہ حجت الہی، امامِ معصوم، اور ایک آئیڈیل شہید کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، اور وہ «شناخت» اور « بصیرت» کے ساتھ مذہبی پیشواؤں اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی روضوں پر حاضر ہوتا ہے اور حق معرفت «عارفاً بحقہ، سچائی» کی شرط کے ساتھ زیارت کرے

ان مذہبی پیشواؤں میں صفاتِ کمالیہ اور خوبیاں سمٹ گئی ہیں اور زائر حضرات کو یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیے کہ یہ مذہبی پیشواؤں اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی عظمت کو سمجھنا ان ہستیوں کو خدا کے نور کا مظہر، رب کے فضل و کرم کا سرچشمہ اور اخلاص، ایمان اور عبودیت کے اعلیٰ مظہر کے ہیں اور معرفت کے ساتھ لازمی ہے کہ انسانِ زائر اپنے اندر موجود خامیوں کا ادراک کرے، کمزوریوں اور صفاتِ رذائل کے خاتمے کے لئے عملی اقدام اٹھائیں۔

زیارت، زائر کو نفس کی پاکیزگی اور آلو دگیوں سے آشنا کرتی ہے۔

زیارت، ان کی روحانیت و معنویت کو اس کی مادیت اور دنیا داری سے روشناس کراتی ہے۔

زیارت گاہ! یہ وہ جگہ ہے جہاں سے "زائر" "خود شناسی" اور خود کی اصلاح «خودسازی» دوبارہ شروع کرتا ہے، زیارت گاہ! ایک درس گاہ ہے جس میں زائر ایک طالب علم کی مانند ہوتا ہے، گویا اس مکتب و اسکول کے اساتذہ خود «اولیاء الہی»، جس کی کلاس: "زیارت گاہ"!

امید ہے کہ ہمیں علم و محبت اور معرفت کے سائے میں زیارت گاہ اور مقدس روضوں کی زیارت نصیب فرمائے۔

جواد محدثی

## چالیس نورانی احادیث

۱- قال الصادق عليه السلام: زيارة قبر رسول الله و زيارة قبور الشهداء و زيارة قبر الحسين تعدل حججًا مبرورة مع رسول الله. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 278)

امام صادق عليه السلام نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کرنا، شہداء کے قبور کی زیارت کرنا، اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کرنا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قبول شدہ حج انجام دینے کے برابر ہے یعنی ثواب میں برابر ہے

۲- قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَتَانِي زَائِرًا كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.  
(وسائل الشیعه، ج 10، ص 261)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری زیارت کے لئے آئے گا، قیامت کے دن میں (رسول خدا، ص) اس کی شفیع (سفارش اور شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔

۳- قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَلَّمَ عَلَىٰ مِنْ عِنْدِ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَىٰ مِنْ بَعْدِ  
بُلْغُتُهُ. (بحار الانوار، ج 97، ص 183)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری قبر مطہر کے پاس آکر مجھے سلام کرے گا میں اسے سنوں گا اور جو مجھ پر دور سے سلام کرے گا میں اسے پہنچا دوں گا۔

۴- قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ: مَنْ زَارَنِي أَوْ زَارَ أَحَدًا مِنْ ذُرَيْتِي، زُرْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَنْقَدْتُهُ مِنْ أَهْوَالِهَا  
(بحار الانوار، ج 97، ص 123)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی میری، یا میری اولاد (اہل بیت علیہم السلام) میں سے کسی کی زیارت کرے گا، میں رسول خدا، ص) قیامت کے دن اس شخص کی زیارت کو آؤں گا اور اسے قیامت کے دن کی بولناکیوں سے نجات دلاؤں گا

۵- قال الباقر عليه السلام: إِنَّمَا أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَأْتُوا هَذِهِ الْأَخْجَارَ فَيَطْوُفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُونَا فَيُخْبِرُونَا بِوْلَايَتِهِمْ  
وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَهُمْ. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 252)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بتحقیق لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان پتھروں (خانہ کعبہ کی طرف اشارہ فرمایا) کے پاس آکر اس کا طواف کریں، پھر ہمارے (اہل بیت ع کے) پاس آئیں اور ہمیں ان کی ولایت اور وابستگی سے آگاہ کریں اور انکی مدد کریں

۶- قال الصادق عليه السلام: إِذَا حَجَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَخْتَمْ بِزِيَارَتِنَا، لِأَنَّ ذَلِكَ مِنْ تَمَامِ الْحَجَّ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی حجّ کے لئے جائے تو اسے (حج کو) بیماری زیارت کے ساتھ اختتام کیا کرو، کیونکہ یہ (بیماری زیارت کرنا) حجّ کی تکمیل کی نشانیوں میں سے ہے۔

٧- قال الصادق عليه السلام: عاشرت فاطمة بعده رسولاً لله(ص) خمسةً وسبعين يوماً لم تُرْ كاشزةً ولا ضاحكةً، تأني قبور الشهداء في كل جمعةٍ مرتين: لأنثين والخمسين (وسائل الشیعہ، ج 10، ص 279)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت زهرا علیہ السلام، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پچھتر دن اس دنیا میں زندہ رہیں۔ مگر اس کم مدت میں انہیں کبھی بھی خوش اور مسکراتی ہوئی نہیں دیکھا گیا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام بفتے میں دو دن (پیر اور جمعرات) شہداء کی قبروں پر (زیارت کیلئے) جایا کرتی تھیں۔

٨- قال الصادق عليه السلام: مَنْ زَارَنَا فِي مَمَاتِنَا فَكَأَنَّمَا زَارَنَا فِي حَيَاةِنَا.  
(بحارالأنوار، ج 97، ص 124)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بیماری شہادت کے بعد بیماری زیارت کرے، تو ایسا ہے کہ گویا اس نے بیماری حیات میں بیماری زیارت کی ہو۔

٩- عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ» قَالَ: الْعُسْلُ عِنْدَ لِقَاءِ كُلِّ إِمامٍ  
(بحارالأنوار، ج 97، ص 132)

امام صادق علیہ السلام نے آیت «خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ» ہر عبادت کے وقت اپنی زینت (لباس) کے ساتھ رہو" (مسجدوں میں عبادت کرتے وقت اپنی زینت مانند خشبو وغیرہ اپنے ساتھ لے جایا کرو) کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: مقصود یہ ہے کہ ہر امام کی زیارت اور ملاقات کے دوران غسل (کرنا) ہے۔

١٠- قال الصادق عليه السلام: مَنْ زَارَ وَاحِدًا مِنْنَا كَانَ كَمْنَ زَارَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.  
(بحارالأنوار، ج 97، ص 118)

امام جعفر صادق علیہ السلام علیہ السلام نے فرمایا: جس نے بھی ہم (چودہ معصومین علیہم السلام) میں سے کسی کی بھی زیارت کریں وہ ایسے ہے جیسے کہ اس نے سید الشہداء حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہو۔

١١- قال الرّضا عليه السلام: إِنَّ لِكُلِّ إِمامٍ عَهْدًا فِي عُنْقِ أَوْلَائِهِ وَ شِيَعَتِهِ وَ إِنَّ مِنْ تَمَامِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ زِيَارَةُ قُبُورِهِم  
(من لا يحضره الفقيه، ج 2، ص 577)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بتحقیق ہر امام کے لئے ایک عہد و پیمان ہوتا ہے جو اس کے اولیاء و دوستوں، شیعوں اور پیروکاروں کے کندھوں پر فرض ہوتا ہے اور اس عہد و پیمان کی مکمل وفاداری کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ائمہ طاہرین علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کرنا ہے۔

۱۲- قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلِسَلَّمَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ أَنَّكُمْ قَتْلُى وَمَصَارِعُكُمْ شَتّى. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا أَبَهُ فَمَا لِمَنْ يَرُوْرُ قُبُوْرَنَا عَلَى تَشْتِتَهَا؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا بُنْيَ أُولَئِكَ طَوَّافُ مِنْ أُمَّتِي يَرُوْرُونَكُمْ يَلْتَمِسُونَ بِذِلِّكَ الْبَرَكَةَ وَحَقِيقُ عَلَى أَنْ آتَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَخْلَصُهُمْ مِنْ أَهْوَالِ السَّاعَةِ... (وسائل الشيعة، ج 10، ص 259)

(حضرت على عليه السلام سے روایت ہے کہ: ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زار و قطار رو ریس تھے) تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ابا جان آپ کیوں رو ریس ہیں؟

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: جبڑیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ تم قتل کیے جاؤ گے جبکہ تمہاری قبریں بکھری ہوئی ہونگی۔

تو امام حسین علیہ السلام نے پوچھا: ابا جان! تو اس وقت ہماری قبروں کی پراکندگی کی صورت میں زیارت کرنے والے کو کیا پاداشت اور ثواب ملے گا؟

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹا! یہ میری امت کی ایک گروہ ہے جو تمہاری زیارت کرتے ہیں اور اس زیارت سے فیضِ برکت کے طلب گار رہتے ہیں۔ تو اس وقت میرے اوپر فرض ہے کہ میں قیامت کے دن ان کے پاس جاؤں اور انہیں قیامت کے خوف و ہولناکیوں سے بچاؤں اور نجات دلاؤں۔

۱۳- قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ قَبَرَكَ وَقَبَرَ وُلْدِكَ بِقَاعًا مِنْ بِقَاعِ الْجَنَّةِ وَعَرْصَةً مِنْ عَرَصَاتِهَا وَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ قُلُوبَ نُجَابَاءِ مِنْ خَلْقِهِ وَصَفْوَةً مِنْ عِبَادِهِ تَحِنُّ إِلَيْكُمْ وَتَحْتَمِلُ الْمَذَلَّةَ وَالْأَذَى فَيُعَمِّرُونَ قُبُوْرَكُمْ وَيُكْثِرُونَ زِيَارَتَهَا (بحار الانوار، ج 97، ص 121)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمؤمنین (علیہ السلام) کو مخاطب کر کے فرمایا: اے ابا الحسن! پورودگار عالم نے تمہاری اور تمہاری اولادوں کی قبر وہ کو جنت کے بُقیوں میں سے ایک بُقیعہ (قرار دیا ہے) اور اس کی چوکھتوں کو آستانہ قرار دیا ہے اور یہ شک اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے دلوں میں تمہاری محبت و رغبت بخشی ہے جو تمہاری زیارت کے راستے میں ذلت و اذیت اور رسوائی کو برداشت کرتے ہیں۔ اس حد تک تکلیف برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی جان تک قربان کر کے بھی تمہاری قبروں کو آباد کرتے ہیں اور بہت سارے لوگ (مؤمنین و مؤمنات) تمہارے قبر کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

(بُقیعہ" غالباً ائمہ طاہرین علیہم السلام اور مذہبی بزرگوں کی قبور وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ مختلف اسلامی ادوار اور زمینیوں میں لفظ مقبرہ، مقدس مقام کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے)

۱۴- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ زَارَ جَدَّى عَارِفًا بِحَقِّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حِجَّةً مَقْبُولَةً وَعُمْرَةً مَبْرُورَةً، وَاللَّهِ يَأْبَنَ مَارِدًا مَا تَطْعَمُ النَّارُ فَدَمَا تَعَبَّرَتْ فِي زِيَارَةِ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ مَا شِيَا كَانَ أَوْ رَاكِبًا، يَأْبَنَ مَارِدًا! أَكْثُبْ هَذَا الْحَدِيثَ

بِمَاءِ الْذَّهَبِ. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 294)

امام صادق علیہ السلام (ابن مارد نے اپنے جد امجد امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں سوال کے جواب میں) فرماتے ہیں: جو شخص بھی میرے جد امجد کی حق معرفت کے ساتھ زیارت کرے، پروردگار عالم اس کے بروگر کے عوض اور بدلتے میں اس شخص کو ایک حج اور عمرہ مقبول کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔

اے ابن مارد! خدا کی قسم! (قیامت کے دن) آگ اس قدم کو کبھی نہیں جلائے گی جو امیر المؤمنین کی زیارت (سوار یا پیدل) کے راستے میں خاک و غبار آلود ہو جائے۔

اے ابن مارد! اس حدیث کو سونے کے پانی اور سنبری حروف سے لکھ لیں!

۱۵- قالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا أَرْدَثَ الْحُسَيْنَ فَرْزَهُ وَ أَنْتَ حَزِينٌ مَكْرُوبٌ شَعْثَا عَبْرًا جَائِعًا عَطْشَانًا. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 414)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہو تو غمگین اور افسرده حالت، پریشان اور غبار آلود، بھوکے اور پیاسے ان کی زیارت کیا کرو۔

۱۶- قالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ... مَا كَانَ مِنْ هَذَا أَشَدَّ فَالثَّوَابُ فِيهِ عَلَى قَدْرِ الْخَوْفِ، وَ مَنْ خَافَ فِي إِثْيَانِهِ آمَنَ اللَّهُ رَوْعَتْهُ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. (وسائل الشیعه، ج 10، ص 357)

امام صادق علیہ السلام (نے اپنے ایک صحابی «محمد بن مسلم» سے جو خوف اور اندیشے کے ساتھ اباعبدالله الحسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے جا رہے تھے) فرمایا: (اے محمد بن مسلم! جان لو) یہ زیارت جتنی ہی مشکل اور خطرناک ہو اسی حساب سے اس زیارت کا ثواب و پاداشت میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور جو شخص بھی امام کی زیارت کے راستے میں ڈر و خوف اور ہر اس کی حالت میں سفر کرے تو پروردگار عالم اسے قیامت کے دن کی خوف و ہر اس سے محفوظ رکھے گا اس وقت جب کہ وہاں تمام لوگ پروردگار کے حضور حاضر کھڑے ہوں گے۔

۱۷- قالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُرْوَا شَيَعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلَى، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَإِنَّ إِثْيَانَهُ مُفْتَرَضٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ يُقْرِرُ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ بِالْأَمَامَةِ مِنَ اللَّهِ. (بحار الأنوار، ج 98، ص 1، 3 و 4)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنے کا حکم دو اور عادت ڈالو، اس لئے کیونکہ ان کی قبراطہر کی زیارت ہر اس مؤمن شخص پر واجب ہے جو پروردگار عالم کی طرف سے منصوب امامت کے معتقد ہے اور ایمان رکھتا ہے۔

۱۸- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَنُدْفَنُ بَضْعَةً مِنِّي بِأَرْضِ خُرَاسَانَ لَا يَزُورُهَا مُؤْمِنٌ إِلَّا وَجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ وَ حَرَّمَ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ. (من لا يحضره الفقيه، ج 2، ص 585)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے جسم کا ایک حصہ یا ٹکرایا سرزمین خراسان میں

دفن ہو گا۔ کوئی مؤمن نہیں جو اس کی زیارت کر سکے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب قرار نہ دے اور اس کے جسم کو دوزخ و جہنم کی آگ کے لئے حرام قرار نہ دے۔

١٩- قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:... مَنْ زَارَهُ فَقَدْ زَارَنِي وَ مَنْ زَارَنِي فَكَانَمَا زَارَ اللَّهَ وَ حَقُّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُ بِالنَّارِ. (وسائل الشیعہ، ج 10، ص 352)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ابن عباس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت اور آپ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے) فرمایا: جس نے اس (حسین ابن علی) کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی، گویا اس نے خدا کی زیارت کی ہے اور جو بھی خدا کی زیارت کرے گا تو پروردگار عالم پر لازم ہے کہ اس زائر کو دوزخ و جہنم کی آگ اور عذاب سے محفوظ رکھیں (یعنی وہ زائر جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا)۔

٢٠- قالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ كَانَ مُعْسِرًا فَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ فَلْيَأْتِ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلْيُعَرِّفْ عِنْدَهُ. (وسائل الشیعہ، ج 10، ص 360)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی تنگدستی اور محتاج مند ہونے کی وجہ سے فریضہ حج کی انجام دہی سے قادر ہو تو اسے چاہیے کہ قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے آیا کرے اور وہاں عرفہ گزارے۔